مہنگائی

جب آمدن کے مقابلے میں ضروریات زندگی کی قیمتیں بڑھ جاہیں تو مہنگائی فروغ پا جاتی ہے۔زیادہ پیسوں میں تھوڑی چیز میسر ہونے کو بھی معاشیات میں مہنگائی کہا جاتا ہے۔

مہنگائی کے اسباب:

1. کرپشن
2. روپیہ ڈالر کی محکومیت کا شکار ہے
3. بے شمار ٹیکس بھی قیمتوں میں اضافے کا موجب بن رہے ہیں
4. ذخیرہ اندوزی ناجائز بلیک مارکیٹنگ اور رسد میں روکاوٹ بھی مہنگائی کا باعث ہوتی ہے۔
5. بے دریغ لیے گئے غیر ملکی قرضہ جات بھی معیشتیں کمزور کرتے ہیں
6. حکومتی اخراجات اور معاشی خسارہ پورا کرنے کیلیئے بے تحاشا نوٹ چھاپنے سے بھی افراط زر پھیلتا ہے۔
7. لوگوں کے ذرائع آمدن پہلے ہی کرونا وائرس کے منفی اثرات کے باعث آدھے سے بھی کم ہو چکے ہیں۔

مہنگائی کے نقصانات

بھکمری،چوری،خط غربی سے نیچے،شادی وغیرہ میں تاخیر، تعلیم غیر مکمل وغیرہ۔

آیئے مہنگائی کے سلسلہ میں احادیث مبارکہ سے کچھ رہنمائی حاصل کریں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ بِالْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ غَلَا السِّعْرُ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ.

ایک مرتبہ نبی (ﷺ) کے دور باسعادت میں مہنگائی بڑھ گئی تو صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا کہ آپ ہمارے لیے نرخ مقرر فرما دیجئے، نبی (ﷺ) نے فرمایا قیمت مقرر کرنے اور نرخ مقرر کرنے والا اللہ ہی ہے،

میں چاہتا ہوں کہ جب میں تم سے جدا ہوں کر جاؤں تو تم میں سے کوئی اپنے مال یا جان پر کسی ظلم کا مجھ سے مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔ د: 3451، ت: 1314، جه: 2200، حم: 14057

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ، فَقَالَ:" يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَعِّرْ، فَقَالَ: بَلْ أَدْعُو، ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَعِّرْ، فَقَالَ: بَلِ اللَّهُ يَخْفِضُ، وَيَرْفَعُ، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ عِنْدِي مَظْلَمَةٌ."

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نرخ مقرر فرما دیجئیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”(میں نرخ مقرر تو نہیں کروں گا) البتہ دعا کروں گا“ (کہ غلہ سستا ہو جائے)، پھر ایک اور شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے بھی کہا: اللہ کے رسول! نرخ متعین فرما دیجئیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ ہی نرخ گراتا اور اٹھاتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ سے اس طرح ملوں کہ کسی کی طرف سے مجھ پر زیادتی کا الزام نہ ہو“۔ د: 3450

رزق کی کشادگی کے اسباب

ایمان وتقوی کی زندگی: وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ. (الاعراف ۹۶) اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا۔

توبہ واستغفار: وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ (هود ۵۲) اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے پالنے والے سے اپنی تقصیروں کی معافی طلب کرو اور اس کی جناب میں توبہ کرو، تاکہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت قوت بڑھا دے اور تم جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔

مہنگائی اللہ کی طرف سے آزمائش ہے۔(ان اللہ ہوالمسعّر)

کرنے کے کام

خریدی اور شاپنگ میں احتیاط: بعض لوگ فیشن کے طور پر شاپنگ کرتے ہیں جبکہ حاجت یا ضرورت بھی نہیں ہوتی ہے۔ نتیجہ میں مال کا بے جا تصرف ہوتا ہے۔

وكُلُواْ وَاشْرَبُواْ وَلاَ تُسْرِفُواْ، وقال: إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَسورة الأعراف:31،

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُواْ إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِسورة الإسراء:27،

مر جابر بن عبد الله ومعه لحم على عمر رضي الله عنهما، فقال: ما هذا يا جابر؟ قال: هذا لحم اشتهيته فاشتريته، قال: أو كلما اشتهيت شيئاً اشتريته؟! أما تخشى أن تكون من أهل هذه الآية: أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا (سورة الأحقاف:20).

اولویات اور ترجیحات: چیزوں کی خریدی اور مال کے خرچ کرنے میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کونسی چیز زیادہ اہم اور زیادہ ضروری ہے۔ اشیاء ضروریہ کی لسٹ ہونی چاہیے تو زیادہ ضرورت والی چیز کو ترجیح دی جائے۔ اسی طرح آفرس اور عروض کے دھوکے میں نہ آئیں کہ سیل (sale) لگا ہوا ہے تو غیر ضروری اشیاء بھی لوگ خرید لیتے ہیں۔ یہ نادانی ہے۔

قناعت پسندی:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ، فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ "، قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: عَلَيْكُمْ. مسلم

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کو دیکھو جو تم سے کم ہے (مال اور دولت میں اور حسن و جمال میں اور بال بچوں میں) اور اس کو مت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے اپنے اوپر۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: " اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا." مسلم

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا» ”یا اللہ! محمد(ﷺ) کی آل کو بقدر کفاف روزی دے۔“ (یعنی بہت زیادہ دنیا نہ دے، ضرورت کے موافق دے تاکہ وہ تیری یاد سے غافل نہ ہو جائیں)۔